سوال

بلاعذر روزہ چھوڑنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مجھے سگریٹ نوشی کی عادت ہے جس کی وجہ سے میں نے بہت سارے روزے چھوڑدیے اور بہت سے روزے رکھنے کے بعد اسی عادت سے مجبور ہوکر توڑدیے ۔ میری عمر تیس سال ہے میں غیر شادی شدہ ہوں اور الحمدللہ مجھے کوئی بیماری نہیں ہے ۔ صرف یہی ایک مجبوری ہے جس پر میں بہت کوشش کے باوجود کنٹرول نہیں پاسکا۔ چھوڑے گئے اور توڑے گئے روزے تعداد میں بہت زیادہ ہیں جن کی قضا رکھنا میرے لئے بہت مشکل ہے ۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ توڑے گئے اور چھوڑے گئے روزوں کی قضا اور کفارہ کیا ہوگا ۔ کیا میں قضا کے طور پر ان کا فدیہ ادا کرسکتا ہوں ۔ کیونکہ قرآن پاک میں ہے : ۔

اوران لوگوں پر جو طاقت رکھتے ہوں روزے کی (پھر نہ رکھیں تو) فدیہ ہے کھانا کھلانا ایک مسکین کو۔ پھر جو شخص کرے گا اپنی خوشی سے کوئی نیکی تو یہ بہتر ہے اسی کے لیے۔ اور یہ کہ روزہ رکھو تم، بہتر ہے تمہارے لیے اگر تم سمجھو۔ (سورہ البقرہ آیت ۱۸٤)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ مسلمان ہوکر ایک بہت بڑی کوتاہی اور غلطی کا شکار ہیں، اللہ آپ کو ہدایت دے، اور صحیح مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے ۔ روزہ رکھنا ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض اور واجب ہے اور بلا عذر شرعی روزہ نہ رکھنا یا اسے توڑ دینا کبیرہ گناہ اور حرام ہے ۔ سگریٹ نوشی کوئی عذر نہیں ہے، بلکہ سگریٹ پینا ہی حرام ہے ۔ آپ ایک تو سگریٹ پی کر اللہ کی نافرمانی کے مرتکب ہو رہے ہیں، اور پھر روزہ چھوڑ کر دوبارہ نافرمانی کے مجرم بن رہے ہیں۔ کیا آپ کو اللہ کے سامنے پیش نہیں ہونا ہے ۔ آپ اپنے سابقہ عمل پر اللہ تعالی سے توبہ کریں، اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا عہد کریں ۔ توبہ کے بعد آپ پر لازم ہے کہ چھوڑے ہوئے روزوں کی اندازے کے ساتھ قضاء کریں ۔

اور سورة البقرة کی - جو آیت مبارکہ آپ کے اوپر ذکر کی ہے، اس بارے میں سیدنا ابن عباس اور سیدنا مجاہد کی قراءت میں لایطیقونہ کے الفاظ بھی موجود ہیں یعنی یہ حکم طاقت نہ رکھنے والوں کےلئے ہے ۔ جبکہ بعض اہل علم کے نزدیک یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا اور اب آیت مبارکہ شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن کے ساتھ منسوخ ہوچکا ہے ۔ شیخ ابن باز کا یہی موقف ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ